29

آیات نمبر 196 تا 203 میں حج اور عمرہ کے عمومی احکامات بیان کئے گئے ہیں

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَ لَا
تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ اور حج اور عمرہ کو خاص اللہ کے لئے پورا کیا
کرو، پھر اگر تم راستے میں روک دیئے جاؤ تو قربانی کا جو جانور بھی میسر ہو پیش کر دو اور اپنے سروں
کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک جانور اپنی قربانی کے مقام تک نہ پہنچ جائے فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ پھر تم
میں سے اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو اور اس وجہ سے قبل از وقت
سر منڈوالے، تو فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ ادا کرے یا قربانی کرے فَاِذَاۤ
اَمِنْتُمْ ۫ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ، پھر
جب تم امن کی حالت میں ہو تو جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کو ملانے کا فائدہ حاصل کرے تو جو قربانی
بھی میّسر آئے کر دے، پھر جسے یہ میّسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے دورانِ حج رکھے اور سات دن
کے روزے حج سے واپسی کے بعد، یہ پورے دس روزے ہوئے ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ
حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾
یہ حج اور عمرہ ملا کر کرنے کی رعایت صرف اس کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجدِ حرام کے
پاس نہ رہتے ہوں، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے **رکوع [۲۴]**
اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا
جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕؔ حج کے چند مہینے معیّن ہیں تو جو
شخص ان میں احرام باندھ کر حج کی نیت کر لے تو ان دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ
کوئی برا کام اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھی نیک کام کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے

ابراہیم (علیہ السّلام) کے زمانے سے حج کا وقت بھی مقرر تھا شوال، ذوالقعدہ اور، ذوالحجہ کا پہلا
عشرہ۔ ارکان حج تو، ذوالحجہ ہی میں ادا کئے جاتے ہیں لیکن احرام شوال یا ذوالقعدہ میں بھی باندھا جا
سکتا ہے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ اور حج
کے سفر کے لئے زادِ راہ لے لیا کرو، بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے، اور اے عقل والو! مجھ
سے ڈرتے رہو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ اور تم پر اس بات
میں کوئی گناہ نہیں کہ اگر تم حج کے دوران اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ
عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ
كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام یعنی
مُزدلفہ میں اللہ کا ذکر کیا کرو اور اُس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اُس نے تمہیں سکھایا ہے، اور بیشک
اس سے پہلے تم اس سے ناواقف تھے ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ
اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ پھر اس کا خیال رکھو کہ تم بھی عرفات میں وہیں
سے جا کر واپس آیا کرو جہاں سے سب لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے معافی طلب کرو، بیشک
اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے مشرکین مکہ کی حج کے معاملہ میں ایک اور بدعت یہ تھی کہ وہ
عرفات نہیں جاتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ مکہ کے رہنے والوں کے لئے عرفات جانا ضروری نہیں
ہے، اس آیت میں اس بدعت سے منع فرما دیا گیا ہے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۗ پھر جب تم حج کے مناسک
پورے کر چکو تو اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے رہے ہو بلکہ اس سے بھی
زیادہ بڑھ چڑھ کر ایک اور بدعت یہ تھی کہ مشرکین مکہ حج کے بعد ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے اور
اپنے اپنے آباواجداد کے جھوٹے سچے قصے بڑے فخر سے بیان کرتے تھے، جس سے منع فرما دیا گیا
ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں سب کچھ دنیا میں ہی
عطا کر دے، اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ اور لوگوں
میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور
آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ
نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۝۲۰۲ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے اعمال کا
اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا، اور اللہ بہت تیزی سے حساب کرنے والا ہے اس دنیاوی
زندگی کا اصل مقصد آخرت کی تیاری ہے۔ حج ایک ایسا مبارک موقع ہے جب دعائیں قبول ہوتی
ہیں۔ بڑی بد نصیبی کی بات ہے کہ اس موقع پر بھی بعض لوگ صرف دنیا ہی کے مال و دولت اور
ترقی کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ عمومی طور پر ہمیشہ ہی اور حج کے موقع پر خاص طور سے دنیا اور
آخرت دونوں کے لئے دعائیں مانگنی چاہئیں ۔ ایک بڑی جامع دعا [رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا
حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ] تلقین کی گئی ہے وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡۤ
اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ اور اللہ کو گنتی کے ان چند دنوں میں بہت کثرت سے یاد کیا کرو فَمَنۡ
تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ پھر اگر
کسی نے جلدی کی اور منیٰ سے دو ہی دنوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے
تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝۲۰۳ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ
ایک دن تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا۔